Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بروز اتوار

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۱/۲۶ | ۱۲ شوال ۱۳۹۲ھ، ۱۹ نبوت ۱۳۵۱ھش، ۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۶۴ |
|---|---|---|

## اجتماعی ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے رُوح پرور ماحول میں

# مجلس انصار اللہ کا سترہواں سالانہ مرکزی اجتماع شروع ہو گیا

## اجتماع کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا اور بصیرت افروز خطاب سے فرمایا

## "ایک احمدی کو اس حقیقت کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے کہ اسے بلا استثناء تمام بنی نوع انسان کا خادم بنایا گیا ہے"

## "جب تک ہر احمدی میں یہ ذہنیت پیدا نہیں ہوگی اُس وقت تک بعثتِ مہدی معہودؑ کی اصل غرض پوری نہ ہوگی"

ربوہ - (۱۸ نبوت) کل ۱۷ نبوت ۱۳۵۱ھش مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۲ء مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سترھواں مرکزی سالانہ اجتماع اجتماعی ذکرِ الٰہی دُعاؤں اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ کی مقدس سرزمین میں شروع ہوگیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مقامِ اجتماع میں تشریف لاکر دعا اور ایک نہایت پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب سے فرمایا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے اِس حقیقت کو بڑے ہی مسحور کُن انداز میں واضح فرمایا کہ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی رُو سے ایک مسلمان کی زندگی کی سرحدیں اُس کی اپنی زندگی تک ہی ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ اس کی زندگی کی سرحدیں وہاں تک جاتی ہیں جہاں تک عالمین اور انسانیت کی سرحدیں جاتی ہیں۔ اس لئے اس کی تمام تر کوشش اور جدوجہد اس کی اپنی ذات یا قبیلہ یا قوم کے مفاد تک محدود نہیں ہوتی بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کے مفاد تک ممتد ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا ایک احمدی مسلمان کو اس حقیقت کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے کہ اسے بلا استثناء تمام بنی نوعِ انسان کا خادم بنایا گیا ہے۔ جب تک ہر احمدی میں یہ ذہنیت پیدا نہیں ہوگی، اُس وقت تک بعثتِ مہدی معہودؑ کی اصل غرض (جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے ذریعہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کر کے امتِ واحدہ میں ڈھال لینے کے اہم اور عظیم الشان مقصد کی آئینہ دار ہے) بہ تمام و کمال پوری نہیں ہوگی۔

### مقامِ اجتماع

انصار اللہ کا یہ مرکزی سالانہ اجتماع حسبِ معمول دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے پُرفضا احاطہ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں منعقد ہو رہا ہے۔ امسال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ وسیع پنڈال بنایا گیا ہے۔ اجتماع کے افتتاح سے قبل ربوہ سمیت پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ۹۴۴ مجالس انصار اللہ کے ۷۷۴۱ اراکین، ۱۶۲۳ زائرین اور ۹۲۶ نمائندگانِ شوریٰ مقامِ اجتماع میں پہنچ چکے تھے اور پنڈال میں نہایت سکون اور وقار سے بیٹھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔

### حضور کی تشریف آوری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ساڑھے تین بجے سہ پہر بذریعہ موٹر کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ جونہی حضور کی کار اسٹیج کے دروازہ کے سامنے آکر رکی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائدین نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور قائدین مرکزیہ کی معیت میں اسٹیج پر تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

### افتتاحی اجلاس کا آغاز

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد حضور کی زیرِ ہدایت افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت قرآنِ مجید کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد انصار اللہ نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں اپنا عہد دُہرایا۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

# اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ - ۱۸ نبوت۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جلسہ سالانہ کے تعلق میں جس کے ایام اب قریب آگئے ہیں احبابِ جماعت کو بالعموم اور اہلِ ربوہ کو بالخصوص ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس ضمن میں اہلِ ربوہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ان کی سب سے بڑی ذمہ داری تو یہ ہے کہ جلسہ کے انتظامات کو بخیر و خوبی چلانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی ہر ممکن خدمت بجالانے کے لئے زیادہ سے زیادہ رضاکار مہیا ہو جانے چاہئیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد سے مراد وہ آخری تعداد ہے جس تک کہ اہلِ ربوہ کے لئے رضاکار مہیا کرنا ممکن ہے۔ دوسرے اہلِ ربوہ کو اُن مہمانوں کے علاوہ جو اُن کے ہاں ٹھہرتے ہیں جماعتی نظام کے ماتحت ٹھہرنے والے مہمانوں کی رہائش کیلئے بھی اپنے مکان یا ان کے بعض حصے پیش کرنے چاہئیں۔ تیسرے اہل ربوہ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ربوہ کے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کیلئے جلسہ سے قبل بھی صفائی کا خصوصی انتظام کریں اور جلسہ کے ایام میں بھی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں۔ چوتھی ذمہ داری جو اہلِ ربوہ اور تمام دیگر احباب جماعت پر عائد ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ ان ایام میں دُعاؤں پر خاص زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جنہوں نے جلسہ میں شریک ہونے کی نیت کی ہے ہر طرح صحت سے رکھے تاکہ وہ جلسہ میں شریک ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہو سکیں۔ نیز وہ اہلِ ربوہ کو بھی صحت سے رکھے (باقی صفحہ ۶ پر)

---

نصرتِ جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

## ایک اور واقفِ ٹیچر غانا پہنچ گئے

مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم امیر غانا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مبارک احمد صاحب ایم، ایس، سی ابن مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب نوشہروی بفضلِ خدا بخیریت غانا پہنچ گئے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس نئے مجاہد کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

یاد رہے۔ قبل ازیں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت ۱۷ واقف ٹیچرز میدانِ عمل میں پہنچ چکے ہیں۔ فالحمدُ لِلّٰہ علیٰ ذالک

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# توحید کامل صرف اسلام نے ہی پیش کی ہے

اسلام نے سب سے زیادہ زور توحیدِ باری کے عقیدہ پر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا مرکزی نقطہ ہی یہ تھا کہ اے لوگو! ایمان لاؤ اِس بات پر کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ آپؐ کی یہ دعوت فی الاصل توحید کامل کی طرف دعوت تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث ہی اس لئے کیا تھا کہ آپ ہر قسم کے معبودانِ باطلہ کی نفی کر کے لوگوں کو توحیدِ کامل پر قائم کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو توحیدِ کامل کا اعلان کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص آیات ۲ تا ۵)

تُو دوسروں کے سامنے اِس امر کو پیش کرتا چلا جا کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اُس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور (اس کی صفات میں) اُس کا کوئی بھی شریکِ کار نہیں۔

سورۃ الاخلاص کی مذکورہ بالا آیات میں سے ہر آیت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کامل کو کمال جامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ پہلی آیت میں ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہہ کر اللہ کے سوا کسی بھی دوسرے معبود کی اس طرح نفی کی گئی ہے کہ بجز اللہ کے کسی دُوسرے معبود کو تصوّر میں لانا ممکن ہی نہیں رہتا۔ اِس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مفرد کے لئے عربی زبان میں دو لفظ استعمال ہوتے ہیں واحد اور احد۔ وَاحِدٌ کے معنی ہوتے ہیں ایک لیکن اس کے بولنے سے دوسرے کی طرف ذہن جاتا ہے اور کہنے والا سمجھتا ہے کہ ایک کے بعد دوؔ ہے اور دو کے بعد تینؔ ہے، اور تین کے بعد چارؔ ہے۔ پس گو یہ لفظ ایک ہونے پر دلالت کرتا ہے مگر تعدّد کے امکان کو ردّ نہیں کرتا۔ اس کے خلاف اَحَدٌ کے معنے ہوتے ہیں اکیلا اور اکیلا کے بعد کوئی دوکیلا نہیں کہتا۔ پس اِس لفظ کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اِس وجود کے ساتھ کسی دوسرے ایسے ہی وجود کا کوئی امکان نہیں۔ اِس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کو احد کہا گیا ہے یعنی اِس کی توحید کامل کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے، یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا کہ اِس قسم کی کوئی دوسری ذات ہوگی۔ پس اس سورۃ میں اِس لفظ سے اللہ تعالےٰ نے اپنی توحیدِ کامل کا ذکر کر دیا ہے۔" (تفسیر صغیر)

اِسی طرح اَللّٰہُ الصَّمَدُ کہہ کر اللہ کے اپنی ذات میں اکیلا ہونے کو ایک اور رنگ میں اِس طرح واضح کیا گیا ہے کہ اِس لحاظ سے بھی بجز اَللّٰہ کے کسی دُوسرے معبود کو تصوّر میں لانا ممکن ہی نہیں رہتا۔ اِس میں بتایا گیا ہے اللہ ہی اکیلی ذات ہے کہ جو کسی کی مدد کی محتاج نہیں بلکہ ہر کوئی اس کا محتاج ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ الصَّمَدُ کے معنے اور ان کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی توحیدِ کامل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عربی لفظ اِس جگہ صمد ہے اور صمد کے معنے ہوتے ہیں جو غنی ہو یعنی کسی کا محتاج نہ ہو مگر کوئی اُس سے غنی نہ ہو یعنی کوئی ایسا وجود نہ ہو جو اس کی مدد کے بغیر قائم رہ سکے۔ پس اِس لفظ نے بھی توحید کامل کو ظاہر کیا ہے اور بتایا ہے کہ تمام موجودات اس کی مدد کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتیں اور خود اس کو موجودات کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں۔ .... اس کا بھی یہی مفہوم ہے کہ وہ اکیلا ہے۔" (ایضاً)

اِس کے بعد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کہہ کر اسی حقیقت کو ایک اور رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ آیت بھی توحید کامل پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جس نے کسی کو جنا نہ ہو وہ یا تو بانجھ ہوتا ہے یا پھر ایسی ہستیوں میں سے ہوتا ہے جو کہ تغیر پذیر نہیں ہوتیں جیسے پہاڑیاں اور دریا وغیرہ۔ لیکن خدا تعالےٰ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وُہ رَفِیْعٌ ہے یعنی اپنی شان میں بہت بلند ہے۔ پس پہاڑیوں اور دریاؤں کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہوسکتی۔ اور نہ وہ جنا گیا ہے کے الفاظ بھی توحیدِ کامل پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا وجود دُنیا میں نظر نہیں آتا جس کو کسی نے نہیں جنا خواہ وہ معبود کہلاتا ہو یا نہ کہلاتا ہو۔" (ایضاً)

آخر میں وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہہ کر ایک اور لحاظ سے اللہ کے اکیلا ہونے یعنی اُس کی توحیدِ کامل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اَللّٰہُ اَحَدٌ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ اور لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ میں توحید ذاتی کا ذکر کر کے بتایا کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اِس کے بعد وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہہ کر بتایا وہ اپنی صفات میں بھی اکیلا ہے۔ یعنی نہ اُس کی ذات میں کوئی شریک ہے اور نہ صفات میں۔ چنانچہ توحید کامل کے اِس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پہلے توحید ذاتی کا ذکر کیا تھا اب توحید صفاتی کو بیان کیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ صفات میں شریک نہ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ اس کے مشابہ کوئی حرکت انسان سے نہیں ہوتی۔ انسان بھی بصیر اور سمیع ہے اور خدا تعالیٰ بھی بصیر اور سمیع ہے۔ پس بظاہر تو یہ ایک اشتراک نظر آتا ہے لیکن خدا تعالیٰ بصیر ہے مگر آنکھوں سے نہیں دیکھتا۔ اور خدا سمیع ہے مگر کانوں سے نہیں سُنتا۔ وہ اپنی ذات میں بغیر آلات کے دیکھنے والا اور بغیر آلات کے سُننے والا ہے۔ پس گو انسان بصیر اور سمیع ہے مگر اس کی صفات میں شریک قرار نہیں پاسکتا۔" (ایضاً)

الغرض توحید کامل کا نظریہ صرف اسلام نے ہی پیش کیا ہے اور توحید ذاتی اور توحید صفاتی پر نہایت حکیمانہ انداز میں روشنی ڈال کر اللہ تعالیٰ کے ذات اور صفات کے اعتبار سے اکیلا ہونے کو اِس خوبی سے واضح کیا ہے کہ کسی اور معبود کو تصوّر میں لانا ہی سرے سے ممکن ہی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ توحید کامل کا نظریہ مسلمانوں میں اِس طرح راسخ ہوا کہ وہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود شرک کی طرف قطعاً مائل نہیں ہوئے۔ اور ہزار بگڑ جانے کے باوجود معبودانِ باطلہ کی پرستش ان میں جڑ نہیں پکڑ سکی۔

مسلمانوں کا شرک سے بکلّی محفوظ رہنا یورپ کے دانشوروں کے نزدیک اچنبھہ کا باعث بنا رہا ہے اور وہ اِس پر حیرت کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ تمام مذاہب کے پیرو کسی نہ کسی شکل میں شرک میں مبتلا ہوتے رہے، اگر مبتلا نہیں ہوئے تو صرف اسلام کے پیرو۔ چنانچہ گزشتہ صدی کے اواخر میں نامور مؤرخ ولیم ایڈورڈ ہارٹ پول لیکی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "ہسٹری آف یورپین مورلز" میں لکھا تھا کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے مذہب کو دُنیا کی وسیع آبادیوں نے قبول کیا تو توحید خالص کا عقیدہ ایک دفعہ اُن میں جڑ پکڑنے کے بعد ایسا راسخ ہوا کہ مشرکانہ رجحانات سے انہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے نجات مل گئی درآنحالیکہ دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے ابتدائی عقیدہ سے ہٹ کر مادی اشیاء کی پرستش میں ملوّث ہوتے چلے گئے ——— یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی اصل توجیہہ پیش کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں History of European Morals جلد دوم صفحہ ۳۹۴)

یہ امر یورپ کے دانشوروں کے لئے اچنبھہ کا موجب ہو تو ہو اِس لئے کہ وہ خود مسیح کو خدا کی خدائی میں شریک مان کر خطرناک شرک کے مُرتکب رہے ہیں، ورنہ اس کی اصل اور حقیقی وجہ یہی ہے کہ صرف اسلام ہی وہ کامل اور مکمل مذہب ہے جس نے دُنیا کو توحیدِ کامل کا درس دیا۔ اِسی لئے توحید کا عقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں میں ایسا راسخ ہوا کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی معبودانِ باطلہ کی پرستش ان میں قطعاً راہ نہ پاسکی۔ یہ اسلام کی صداقت اور اس کی اکملیت نیز تا قیامت اس کی ابدی حیثیت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# رئیس الصوفیاء شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کے سوانح حیات

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ

(۲)

## ابن عربی اور موجودہ ایجادات

آج سائنسدانوں نے بڑی تحقیق کے بعد معلوم کیا ہے کہ انسان کی آواز بولنے کے ساتھ ہی فنا نہیں ہو جاتی بلکہ وہ بعینہٖ فضا میں محفوظ رہتی ہے اور پھر ایسے آلات ایجاد کئے جو فضاء میں موجود آوازوں کو قابو کر سکیں اور ان کی غیر فانی لہروں کو جو فضا کے شور و غل میں خاموش و غیر مسموع ہو جاتی ہیں ان کو برقی لہروں کے ذریعہ دور تک پہنچایا جا سکے اور پھر اسی بنیاد پر لاؤڈ سپیکر۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ معرض وجود میں لائے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نظریہ کو حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی آج سے آٹھ سو سال قبل اپنی کتاب "فتوحات مکیہ" میں خدا سے علم پا کر بڑی شرح و بسط کے ساتھ بالفاظ ذیل بیان کر چکے ہیں۔

وَاَمَّا الْحُرُوْفُ اللَّفْظِيَّةُ
فَاِنَّهَا تَتَشَكَّلُ فِي الْهَوَاءِ
وَبِهٰذَا تَتَّصِلُ بِالسَّمْعِ
عَلٰى صُوْرَةِ مَا نَطَقَ بِهِ
الْمُتَكَلِّمُ ... وَهٰذِهِ
الْحُرُوْفُ لَا يَزَالُ الْهَوَاءُ
يُمْسِكُ عَلَيْهَا شَكْلَهَا
وَاِنْ انْقَضٰى عَمَلُهَا ... هٰذِهِ
الْحُرُوْفُ الْهَوَائِيَّةُ
اللَّفْظِيَّةُ لَا يُدْرِكُهَا
مَوْتٌ بَعْدَ وُجُوْدِهَا
بِخِلَافِ الْحُرُوْفِ الرَّقْمِيَّةِ
وَذٰلِكَ لِاَنَّ شَكْلَ الْحُرُوْفِ
الرَّقْمِيِّ وَالْكَلِمَةِ
الرَّقْمِيَّةِ يَقْبَلُ التَّغَيُّرَ
وَالزَّوَالَ لِاَنَّهٗ فِي
مَحَلٍّ يَقْبَلُ ذٰلِكَ۔
وَالْاَشْكَالُ اللَّفْظِيَّةُ
فِي مَحَلٍّ لَا يَقْبَلُ ذٰلِكَ
وَلِهٰذَا كَانَ لَهَا
الْبَقَاءُ. فَالْجَوُّ كُلُّهٗ
مَمْلُوْءٌ مِنْ كَلَامِ الْعَالَمِ
يَرَاهَا صَاحِبُ
الْكَشْفِ صُوَرًا قَائِمَةً

(الفتوحات المکیۃ جلد اول باب ۲۶ فی معرفۃ اقطاب الرموز صفحہ ۱۹۱)

ترجمہ: زبان سے ادا کئے ہوئے تمام حروف ہوا میں بصورت الفاظ متشکل رہتے ہیں اور متکلم نے جس صورت میں کلام کیا ہوتا ہے وہ قوت سماعت سے متصل ہوتے ہیں اور ان تمام حروف کی شکل کو ہوا اپنے قابو میں رکھتی ہے اگرچہ ان کا عمل واقع ہو چکا ہو اور زبان سے ادا شدہ اور ہوا میں متشکل اور محفوظ ان حروف پر ان کے وجود میں آجانے کے بعد موت و فنا واقع نہیں ہوتی بخلاف لکھے ہوئے حروف کے۔ کیونکہ مرقومہ حروف و کلمات محل تغیر و زوال میں واقع ہیں مگر چونکہ لفظی اشکال پر تغیر و زوال ممکن نہیں اس لئے وہ باقی و قائم رہتے ہیں۔ غرضیکہ تمام فضا (جو) کل عالم کے کلمات سے بھری ہوتی ہے۔ جن کو صاحب کشف ان کی اصلی صورت میں دیکھ سکتے ہیں"

حضرت شیخ اکبر" کی علمی اور روحانی قابلیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

## ابن عربی کے اسفار

حضرت ابن عربی نے کافی سفر کئے مثلاً ۵۱۰ھ میں اشبیلیہ گئے۔ قرطبہ میں ابن رشد سے ملے۔ ۵۹۵ھ میں المیریہ گئے۔ جہاں کتاب "مواقع النجوم" تصنیف کی۔ ۵۹۵ھ میں جادیہ اور پھر افریقہ مصر۔ مکہ معظمہ۔ بغداد۔ حمص۔ حجاز موصل۔ حلب ہوتے ہوئے دمشق پہنچے جہاں مستقل طور پر آباد ہوئے۔ مصر کے ایک سالہ قیام میں آپ کے خلاف کئی بار سازشیں ہوئیں۔ قتل کے منصوبے ہوئے کیونکہ آپ کے فلسفیانہ عقائد کی وجہ سے طبقہ علماء آپ کا دشمن ہو گیا تھا۔ ان کے مخالفین میں امام ابن تیمیہ اور علامہ تفتازانی بھی سرفہرست بتائے جاتے ہیں۔ جو شیخ اکبر کو "ملحد اعظم" کافر اعظم اور زندیق کہتے تھے اور ان کے معتقدین ان کو شیخ اکبر اور صدیق کہتے تھے۔ بعد کے لوگوں میں ان کے سب سے بڑے مقلد عبد الکریم الجیلی (مصنف الانسان الکامل) قابل ذکر ہیں۔ آپ مکہ معظمہ میں سالہا سال رہے اور کئی مرتبہ حج سے مشرف ہوئے۔ دمشق میں جہاں آپ کا مستقل قیام تھا۔ قاضی القضاۃ شمس الدین احمد نے اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کر دی۔ یہاں آپ تمام وقت درس و تدریس یا تصنیف میں مصروف رہتے تھے کہا جاتا ہے کہ آپ ۵۰-۶۰ صفحات روزانہ لکھتے تھے۔

## آپ کے چند نظریات

آخری زمانہ اور مہدی آخر الزمان کے بارہ میں آپ کی تصنیفات میں بڑا ہدایت و رہنمائی کا سامان موجود ہے جیسا کہ سائنس کی ایجادات .... سے قبل ایک امر کی پیشگوئی آپ کی تصنیف سے کی جا چکی ہے۔ چند امور کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔

### مسیح کی آمد

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں لکھا ہے۔

ولما کان رجعہ
الی مقرہ الاصلی
ولم یصل الی الکمال
الحقیقی وجب نزولہ
فی آخر الزمان بتعلق
ببدن آخر۔

(تفسیر عرائس البیان از ابن عربی جلد ۱ صفحہ ۲۶۲)

ترجمہ: چونکہ حضرت عیسیٰ کا مرجع ان کی اصلی جائے قرار کی طرف ہے اور اپنے کمال حقیقی تک رسائی نہیں پا سکتا لہٰذا آپ آخری زمانہ میں کسی دوسرے وجود و بدن کے ساتھ نزول فرما ہونگے"

### ختم نبوت

: ختم "نبوۃ و رسالت" کے متعلق حضرت ابن عربی کے نظریات کو نقل کرنے کے لئے تو ایک مستقل رسالہ درکار ہے مگر میں جناب ابو جاوید نیازی کے الفاظ میں آپ کے نظریہ کا خلاصہ پیش کرنا کافی سمجھتا ہوں۔ نیازی صاحب لکھتے ہیں:-

۱- حضرت ابن عربی کے نزدیک "نبوت کوئی اکتسابی شئی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور جسے وہ یہ منصب عطا کرتا ہے وہ ہمیشہ نیک سیرت۔ خوبصورت اور ولی ہوتا ہے اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان نبی اور رسول ہی وہ ذریعہ ہوتے ہیں جو قوانین کے ماتحت خیر و شر کا رشتہ قائم کرتے ہیں ہر نبی اور رسول جس طرح ضروری طور پر ولی ہوتا ہے اسی طرح خلافت الٰہیہ کی دولت سے بھی سرفراز ہوتا ہے اور اسے خلافت خاص میسر آتی ہے"۔

(ابن عربی صفحہ ۲۶ بار اول ۱۹۶۹ء)

۲- ابن عربی نے نبوت کو دو اقسام میں تقسیم کیا تھا نبوۃ تشریعی اور نبوۃ غیر تشریعی۔ ان کے خیال میں نبوۃ تشریعی محمد رسول اللہ پر ختم ہو گئی۔ لیکن نبوۃ غیر تشریعی جاری ہے اور جاری رہے گی" (ابن عربی صفحہ ۳۵)

۳- جناب نیازی صاحب "ختم نبوت و رسالت" کے عنوان میں لکھتے ہیں کہ:-

"ابن عربی نبوۃ و رسالت کو محمد رسول اللہ پر ختم سمجھتے ہیں۔ مگر صرف بحیثیت نبوۃ تشریعی۔ یعنی اب ان کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی مگر ایسا نبی آ سکتا ہے جو ان کی لائی ہوئی شریعت کی تجدید کرے۔ اس نبی کا اکتساب ذاتی اور بلاواسطہ نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ کے واسطے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ولایت ایک جاری و ساری شئی ہے مگر اس میں ایک خاتم ہوتا ہے اور خاتم الاولیاء وہ خود ہیں یعنی ابن عربی خود خاتم الاولیاء ہیں اور آئندہ جو اولیاء ہوں گے وہ ان سے کم تر درجہ کے ہوں گے (کتابچہ ابن عربی صفحہ ۴۱)

۴- "ابن عربی نے محمد رسول اللہ کی تعریف کرتے ہوئے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ سے پہلے تمام شریعتوں میں بھی محمد رسول اللہ کا اثر و نفوذ ایک باطنی کی حیثیت رکھتا تھا جو خود ان کے لئے مکمل ترین احکامات کی شکل میں ظاہر ہو گیا اور پھر پہلی شریعتوں کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا۔ جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے اس میں انہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



اپنے لئے "ختمِ نبیاً"
فرمایا ہے۔ لفظ تا بتاتا ہے
کہ ان سے پہلے بھی تمام نبیوں پر ان
کی نبوت کا اثر و نفوذ جاری و
ساری رہا ہے"۔
(ابن عربی صفحہ ۴۶)

۵۔ پھر زیر عنوان "نبوت جاری ہے" لکھا
کہ حضرت ابن عربیؒ:۔
"کہتے ہیں کہ نہ صرف نبوت غیر
تشریعی رسول اللہ کے بعد جاری
رہے گی بلکہ رسول اللہ کی امت
میں اولیاء اللہ کو بھی الہام ہوتا
رہے گا"
(ابن عربی صفحہ ۵۷)

۶۔ پھر "اقوال ابن عربیؒ" کے عنوان میں نیازی
صاحب نے لکھا ہے کہ:۔
"ابن عربی کے نزدیک نبوۃ دو طرح
کی ہوتی ہے۔ ایک تشریعی اور دوسری
غیر تشریعی۔
نبوۃ تشریعی محمد رسول اللہ پر ختم
ہوگئی لیکن نبوۃ غیر تشریعی جاری ہے"
(ابن عربی مطبوعہ فیروز سنز لاہور)

۷۔ حضرت ابن عربیؒ کے اپنے الفاظ میں بھی ایک
حوالہ درج کیا جاتا ہے فرماتے ہیں:۔
فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ
فی الخلق وان کان التشریع
قد انقطع فالتشریع جزء من
اجزاء النبوۃ۔
(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صفحہ ۱۰۰)
"یعنی نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری
ہے اگرچہ شریعت کا لانا منقطع ہوگیا اور
شریعت کا لانا نبوت کے اجزاء میں
سے ایک جزء ہے"۔

### لا نبی بعدی کا مطلب

حدیث لا نبی بعدی کے متعلق حضرت ابن
عربی کا نظریہ کیا تھا وہ بھی آپ کے الفاظ میں
ہی پیش خدمت ہے فرماتے ہیں:۔
(۱) انما ارتفعت نبوۃ التشریع
فهذا معنی لا نبی بعدہ
(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۶۴)
کہ حدیث لا نبی بعدی کے معنی یہ ہیں
آنحضورؐ کے بعد تشریعی نبوت والا کوئی نبی
نہیں ہوگا۔
(ب) قولہ صلعم ان الرسالۃ
والنبوۃ قد انقطعت فلا
رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی
بعدی یکون علی شرع
یخالف شرعی بل اذا کان
یکون تحت حکم شریعتی
(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۷۳)

یعنی حدیث ان الرسالۃ والنبوۃ قد
انقطعت اور لا نبی بعدی کے یہی
معنے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت
کے خلاف کسی اور شریعت پر عمل کرتا ہو۔ ہاں
اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے
ماتحت ہو کر آئے تو پھر نبی ہوسکتا ہے۔

### مہدی توام پیدا ہوگا

حضرت ابن عربی نے "فصوص الحکم" میں
فص شیث کے تحت آخری مولود کا یعنی
امام مہدی کے بارہ میں ایک عظیم الشان علامت
کا یوں ذکر کیا:۔
یکون آخر مولود یولد
فی النوع الانسانی ...
ولیس یولد بعدہ ولد
فی هذا النوع الانسانی
فهو خاتم الاولاد
یولد معه فی بطن واحد
اخت له ... فتخرج
اخته قبله ویخرج هو
بعدها۔
(حجج الکرامہ صفحہ ۵۹-۵۸)
"یعنی نوع انسانی کے کامل انسانوں میں
سے آخر کامل ایک لڑکا ہوگا۔ اس کے
بعد کوئی اور اس نوع کا کامل لڑکا نہ ہوگا
اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ اس کے ساتھ
جڑواں بہن پیدا ہوگی۔ جو اس سے پہلے تولد
ہوگی اور وہ بعد میں پیدا ہوگا"۔
چنانچہ یہ پیشگوئی حضرت بانیٔ سلسلہ
احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ لفظاً لفظاً
پوری ہوئی۔ فالحمد للہ۔

### مہدی کی مخالفت

امام مہدی کی مخالفت ہوگی اس بارہ میں
بھی آپ نے خوب لکھا۔ فرمایا:۔
واذا خرج هذا الامام
المهدی فلیس له
عدو مبین الا الفقهاء
خاصة فانه لا یبقی لهم
ریاسة ولا تمییز عن
العامة۔
(فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)
"جب امام مہدی مبعوث ہوں گے تو
سب سے بڑھ کر ان کے دشمن اور مخالف
فقہاء وقت ہوں گے۔ کیونکہ آپ کی آمد سے
ان کی ریاست سرداری اور عوام میں ان
کی امتیازی حیثیت جاتی رہے گی"۔
آپ کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی
سب لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ
رہے ہیں۔

# مجالسِ خدام الاحمدیہ بیرون مصروفِ عمل ہیں

(از مکرم مہتمم صاحب مجالس بیرون مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف ممالک میں مجالس خدام الاحمدیہ سرگرم عمل ہیں اور اس بات کا ثبوت مجالس اپنی ماہانہ رپورٹوں اور خط و کتابت کے ذریعہ مرکز سے رابطہ قائم رکھتی ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک کے قائد مکرم عبدالباری صاحب اور معتمد مکرم مبشر احمد صاحب گزشتہ ماہ کی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"دوران ماہ مجلس کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ ۳۷ خدام میں سے ۲۵ خدام شریک ہوئے۔ مختلف موضوعات مثلاً تلاوتِ قرآن پاک، نماز، والدین کی فرمانبرداری۔ خلافت سے وابستگی پر تقاریر ہوئیں۔ علاوہ ازیں عشرہ وصولی بقایاجات چندہ مجلس منایا گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے عہدیداروں کی وصولی کے سلسلہ میں کوششوں میں برکت ڈالی اور نمایاں کامیابی حاصل ہوئی عشرہ وصولی کے دوران ۲۰۰۰ کرونر خدام کے بقایاجات میں سے وصول ہوئے۔ جب کہ مجلس کا ماہانہ چندہ صرف ۳۰۰ کرونر ہے۔ اس لحاظ سے چند دنوں میں اس قدر بقایا وصول کر لینا ایک بہت حوصلہ افزا کامیابی ہے۔

اسی دوران عشرہ تحریک جدید بھی منایا گیا اور ایک اجلاس عام میں خدام پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کی گئی۔ ناظم تحریک جدید مکرم محمد جمیل صاحب کی انفرادی کوشش کے نتیجہ میں خدام سے ۳۵۰ کرونر وصول ہوئے۔ الحمد للہ۔

تین خدام نے تحریک جدید کے وعدے پیش کئے جو وہ جلد ادا کر دیں گے۔
علاوہ ازیں مجلس ارشاد کے تین اجلاس منعقد ہوئے۔

دوران سال دوسرا یوم تبلیغ منانے کے لئے اجلاس عام میں فیصلہ کیا گیا۔

دوران ماہ مسجد نصرت جہاں کے ایک حصہ کو درست کرنے کے لئے ۳ خدام نے وقار عمل کے طور پر ۳۰ گھنٹے صرف کئے۔

خدمت خلق کے شعبہ میں مختلف خدام نے ضرورت مند دوستوں کو ۱۰۰۰ کرونر کا قرضہ حسنہ دیا۔ سلسلہ کے اخبار و رسائل باقاعدہ مجلس کو ملتے رہے ہیں"

(از رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ (بیرون) کے قائدین کرام سے درخواست ہے کہ اپنی سرگرمیوں سے مرکز کو باقاعدگی سے ماہانہ رپورٹیں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور دنیا کے کونہ کونہ میں بسنے والے خدام بھائیوں کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور ان کی مشکلات دور فرمائے اور اسلام و احمدیت کی طرف سے عاید ہونے والی ذمہ داریوں کو بہ احسن طور پر نبھانے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

## ایصالِ ثواب کی خاطر قربانی

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب سکنہ گوئی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر نے نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی تحریک پر اپنے دادا مکرم چوہدری بقا محمد صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے الفضل کی اعانت میں دو صد روپے ادا کئے ہیں تاکہ بیس مستحق اصحاب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا جائے نیز مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب انچارج سول ڈسپنسری بمقام ناڑ ضلع میرپور نے یک صد روپے کی رقم الفضل کی مدد میں دی ہے تا پانچ مستحق دوستوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر ارسال کیا جا سکے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے دادا مکرم میاں محمد فاضل صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور والد مکرم چوہدری صاحبداد صاحب مرحوم ایک مخلص اور سلسلہ کے فدائی انسان تھے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو دوستوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے مرحومین کی روحوں کو ہر طرح تسکین بخشے اور قربانی کرنے والے دوستوں کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

**درخواست دعا۔** میرے بھائی مکرم نور احمد صاحب کا پیٹ کا اپریشن جناح ہسپتال میں ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (راقم علی شاہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قابلِ تقلید مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل مجالس نے تیسری سہ ماہی میں اپنے سارے سال کا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے لہٰذا ان کے نام حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کو ان کی نسلوں سمیت اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے چنانچہ حضور اقدس نے اس درخواست پر اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا ہے۔ "اللہ تعالیٰ احسن جزا دے" امید ہے دوسری مجالس بھی ان کی تقلید میں اپنے محبوب آقا کی خوشنودی حاصل کرکے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اپنی مساعی تیز سے تیز کرنے کی طرف توجہ کریں گی۔

قائد مال مجالس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۱۲۲ ر ب ساہووال
پیر محل۔ چک ۳۰۸ ج ب ۱۰۰ اڑاکا
چک ۲۶۶ ر ب ٹھوٹھہ کالوکا۔ چک ۶۱ ج ب دہروڑ
چک ۱۳۲ گ ب جوگنار سنگھ والا
تاندلیانوالہ۔ چک ۲۴۰ گ ب رام پور چوہلہ
چک جھمرہ۔ چک ۵۸ ج ب
چک ۱۲۱ ج ب حسو پورہ
چک ۴۶ ج ب دھاندرہ۔
ضلع گجرات:۔ دھوریہ۔ نصیرہ
کیرانوالی۔ کٹڑیانوالہ۔
ضلع ساہیوال:۔ چک ۱۱/۹-R-۷
چک ۷/۱۲۰۷/۱۱۳۔
ضلع سرگودھا:۔ خوشاب۔ ساہیوال
احمد آباد جنوبی۔ میانی۔ چک ۳۵ جنوبی

ضلع ملتان:۔ خانیوال۔ منڈی بورے والا
ضلع مظفر گڑھ:۔ جمیس آباد
گوٹھ عزیز احمد۔
ضلع لاڑکانہ:۔ کھنڈو۔ انور آباد
غلام محمد آباد۔
ضلع سیالکوٹ:۔ تلونڈی بھنڈراں
سیالکوٹ چھاؤنی۔
ضلع شیخوپورہ منڈی مرشد بلوچاں
سانگلہ ہل۔
ضلع گوجرانوالہ:۔ گرمولا ورکاں۔
دنیا آباد۔
ضلع جھنگ:۔ جھنگ صدر۔
ضلع ہزارہ:۔ حویلیاں۔
ضلع بہاولنگر:۔ چک ۳۲۷/۷ HR۔

## قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلان کے مطابق تحریک جدید کے نئے سال ۳۹/۲۹/۸ کا آغاز ہو چکا ہوا ہے اس سلسلہ میں آپ سے گذارش ہے کہ ماہ نبوت (نومبر) کے دوران اپنے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک جلسہ تحریک جدید منعقد کریں جس میں تحریک جدید کے کارناموں، اہمیت اور مطالبات پر روشنی ڈالیں۔ افراد جماعت سے وعدہ جات لینے کے کام میں سیکرٹریان مال اور تحریک جدید سے بھرپور تعاون کریں اور لکھانے والے اور غیر لکھانے والے خدام کے وعدہ جات کی فہرستیں اپنی مجلس کے ریکارڈ میں رکھیں نیز تنظیمی تحریک جدید فعالیت و بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں۔
جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔ (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی محترم چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر آرکیٹیکچرل اسسٹنٹ پی ڈبلیو ڈی بی اینڈ آر لٹ پادر کو پانچ لڑکیوں کے بعد مورخہ ۱۱ نومبر (۲۹ رمضان المبارک) کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام نصیر محمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ربیٹ کا پوتا اور محترم قریشی نذیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے آمین۔ (چوہدری مبارک احمد سلیم انسپکٹر سنٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز ۵۳ ایم جناح کالونی لائلپور)

# ماہ نبوت (نومبر) کیلئے مطالعہ کا نصاب

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ رواں میں مطالعہ کے لئے کتاب "برکات الدعا" مقرر کی گئی ہے۔ خدام یہ کتاب غور سے پڑھیں۔ قائدین مجالس مہینہ کے آخر میں خدام کا امتحان لیں اور خدام کے تعلیمی کارڈز میں اس کا اندراج کریں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## درخواست ہائے دعا

ہمارے محترم مربی محمد عمر صاحب ایم۔اے کے والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور حیدر آباد میں بغرض علاج مقیم ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت دے۔ آمین۔ (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

۲۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاد مربی سلسلہ مقیم کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر نرینہ اولاد کی نعمت سے تاحال محروم ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شاد صاحب کو نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ مکرم ناصر احمد صاحب مسعود قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی ضلع میرپور آزاد کشمیر سلسلہ کے کاموں کو سرانجام دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں احباب جماعت بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت ڈالے اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر دینی اور جماعتی خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔
خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی۔

۴۔ راقم الحروف کی اہلیہ محترمہ کی پھوپھی صاحبہ عرصہ دراز سے کمر درد کے باعث علیل ہیں سیدھا کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا دوبھر ہے احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبدالماجد ایم۔اے لیکچرار گورنمنٹ کالج جیکب آباد)

۵۔ عاجز کی ہمشیرہ اہلیہ اے۔ ڈی حیدر خان صاحب سول لائنز راولپنڈی کافی عرصہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔
محمود احمد ناصر صدر حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن ایف بلاک راولپنڈی

۶۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی برادرم منیر احمد کی لڑکی منیرہ عمر چھ سال عموماً بیمار رہتی ہے کافی علاج وغیرہ بھی کروا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا بڑی سخت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (چوہدری عبدالحمید چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

۷۔ والد محترم ماسٹر بشیر احمد صاحب ظفر آباد فارم لونکا ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ تقریباً عرصہ دو ماہ سے پیٹ کی درد اور ٹانگوں کی درد کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور امریکن ہسپتال میرپور خاص میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں مکمل صحت سے نوازے (لطیف احمد طاہر مظفر آباد فارم لونکا ضلع حیدر آباد سندھ)

۸۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ پانچ چھ روز سے بعارضہ بخار گلے کی خرابی اور سارے جسم میں شدید درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسلم ایاز انسپکٹر جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

اعصابی کمزوری کا شرطیہ کامیاب اور مکمل علاج
قیمت بعد آرام بصورت دیگر ایک پیسہ لینا حرام
اگر آپ کسی بھی وجہ سے کمزوری اور سستی کا شکار ہوں اور ہر قسم کے علاج معالجے سے مایوس ہو چکے ہوں تو بھی موجودہ سائنسی دور میں مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ فوراً اپنی فرصت میں بالمشافہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع فرمائیں ان شاء اللہ آپ کا مقصد تسلی بخش طور پر حل ہو جائے گا۔ تمام حالات صیغہ راز میں رکھے جائیں گے
ہومیو ڈاکٹر فضل الٰہی حکیم دار الرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ

فریگرینٹ انٹی پمپل کریم
کیل پھنسیاں۔ داغ۔ دھبے۔ دور کرنے کے لئے مفید ہے ۳/- المنار دواخانہ ربوہ۔

دوائی فضل الٰہی ۔ نرینہ اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولی سولہ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# اجتماع انصار اللہ کا بابرکت اِفتتاح

بقیہ صفحہ اوّل

## حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

دعا اور عہد دہرائے جانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ پُر معارف خطاب جو پونے چار بجے سے ساڑھے چار بجے سہ پہر تک جاری رہا احباب کے لئے غیر معمولی رنگ میں ازدیادِ ایمان و ایقان کا موجب ہوا۔ اور وہ روحانی کیف و سرور کے عالم میں فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے روح پرور اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسلام نے مسلمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ اس کا اپنا کچھ نہیں ہے سب کچھ اس کے رب کا ہے اور سب کچھ اسی نے اپنی مخلوق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ ہی ہے جس نے اس عالم کو پیدا کیا ہے۔ اُسی نے ہمیں اس عالم کو تسخیر کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے اور اس عالم میں تسخیر ہو جانے کا مادہ رکھا ہے تمام مادی اشیا اور ان میں پوشیدہ قوتوں اور استعدادوں کو اسی نے پیدا کیا ہے ہم نے نہ ان اشیاء، قوتوں خواص اور استعدادوں کو پیدا کیا ہے اور نہ انہیں پیدا کرنے کی ہم میں طاقت ہے اس سارے مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چھوٹے سے مصرعہ میں بڑی خوبصورتی سے ادا فرمایا ہے اور وہ مصرعہ یہ ہے کہ ؎ سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

عالم کو تسخیر کرنے کی انسان میں جو صلاحیت پیدا کی گئی ہے اور عالم میں تسخیر ہو جانے کا جو مادہ رکھا گیا ہے، اُس پر نظر کرتے ہوئے بعض دنیادار اقوام نے اس سے یہ سمجھ لیا کہ ہم ہی مختارِ کل ہیں اور جو چاہیں ہم کر سکتے ہیں انہوں نے اِن سب اشیاء اور ان کے خواص اور ان کی قوتوں اور استعدادوں کے خالق کی طرف تو کوئی دھیان نہ دیا اور خود اِس کائنات کی مادی اشیاء اور ان کی قوتوں اور استعدادوں کی تسخیر میں ہی الجھ کر رہ گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اخلاقی قیود اور پابندیوں کو تسلیم کرنے کی سرے سے ضرورت ہی محسوس نہ کی اور اگر کی بھی تو اس حد تک اور اس صورت میں کہ وہ اخلاقی پابندیاں اور قیود ان کے ذاتی اور قومی مفاد سے متصادم نہ ہوں۔ جہاں انہیں یہ پابندیاں ان کے ذاتی یا قومی مفاد پر اثر انداز ہوتی نظر آئیں انہوں نے انہیں ترک کر دیا۔ اور وہ من مانی کرنے کو ہی سب سے بڑا خلق سمجھنے لگے۔ اسی نظریہ کے ماتحت انہوں نے افریقہ، امریکہ، آسٹریلیا اور آئس لینڈ وغیرہ میں وہ ظلم روا رکھا کہ اس کے تصور سے ہی انسان کانپ اٹھتا ہے انہوں نے امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں وہاں کے اصل باشندوں کی ایسی نسل کشی کی کہ وہ قریب قریب معدوم ہو کر رہ گئے اور ان کے ملکوں اور ان کی دولت پر انہوں نے اس طرح قبضہ جما لیا کہ وہ ان ملکوں اور ان کی دولت کے بلا شرکت غیرے مالک بن بیٹھے۔

اسلام نے اس نظریہ کو کہ عالم کو تسخیر کرنا انسان کے اختیار میں ہے۔ اور وہ کسی قسم کی اخلاقی قیود کو قبول کئے بغیر اس عالم کو مسخر کر سکتا اور اسے اپنا مطیع و منقاد بنا سکتا ہے سرے سے رد کر دیا ہے اور اس کے بالمقابل یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہ اے مسلمانو! تمہیں بنی نوع انسان کی بھلائی اور ان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور تمہارے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تسخیر کائنات کی قوتوں اور صلاحیتوں کو اس طرح بروئے کار لاؤ کہ تمہاری یہ کوششیں اور تمہاری یہ مساعی اور تمہاری یہ دوڑ دھوپ تمام بنی نوع انسان کی بھلائی پر منتج ہو۔ اس لحاظ سے ایک مسلمان کی اپنی زندگی کی سرحدیں اس کی اپنی زندگی پر ہی ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ وہ پھیلتے پھیلتے تمام بنی نوعِ انسان اور کل عالم پر محیط ہو جاتی ہیں اِس طرح اُس کی کوشش اور اس کی جدوجہد سے وہ خود اس کے بیوی بچے اس کا خاندان اس کی قوم اور اس کا ملک ہی مستفیض نہیں ہوتا بلکہ اس کی فیض رسانی کا سلسلہ تمام بنی نوع انسان اور کل عالم کی آخری سرحدوں تک ممتد ہوتا چلا جاتا ہے اس کی حیثیت ایک ایسے خادم کی ہوتی ہے جس کی خدمت کا فیض بیک وقت تمام بنی نوع انسان اور کل عالم کو پہنچ رہا ہوتا ہے کوئی قوم اور کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہوتا جسے وہ فیض نہیں پہنچا رہا ہوتا۔ اس لحاظ سے اس کی اپنی زندگی اس کی اپنی جدوجہد اور کوشش بیکراں ہوتی ہے اور اس کی فیض رسانی کا سلسلہ بھی بیکراں ——— اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک احمدی مسلمان کو اس حقیقت کا عرفان حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ محض اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ اپنے نفس کی اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کی اپنے قبیلے اور اپنی قوم کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرے بلکہ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی رُو سے اسے تمام بنی نوع انسان اور کل عالم کا خادم بنایا گیا۔ آج دُنیا کی بڑی بڑی ترقی یافتہ قومیں۔ (جنہوں نے اخلاقی قیود سے آزاد ہو کر تسخیر کائنات کی قوتوں کو اس رنگ میں استعمال کیا ہے کہ تمام انسانیت دکھوں اور مصائب کا شکار ہو کر رہ گئی ہے) روحانی طور پر مفلوج ہو چکی ہیں۔ ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما تو ہوئی ہے یا ان میں سے بعض محدود پیمانہ پر اخلاقی نشوونما سے بھی بہرہ مند تو ہوئی ہیں لیکن روحانی نشوونما سے وہ یکسر محروم ہیں۔ ہمیں ان روحانی طور پر مفلوج یا نیم مفلوج اقوام کی سرحدوں تک بھی پہنچنا ہے اور اس لئے پہنچنا ہے کہ ان اقوام اور ان کے افراد کو آج ہماری کوششوں ہماری قربانیوں اور ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جب تک احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم میں یہ ذہنیت پیدا نہ ہوگی اس وقت تک بعثتِ مہدی معہود علیہ السلام کی اصل غرض پوری نہ ہوگی اور وہ غرض جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ ہے کہ روئے زمین کے انسانوں کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کر کے امۃ واحدہ کی شکل میں ڈھال دیا جائے یہ مقصد تکمیل اشاعت ہدایت کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اشاعت ہدایت کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

کی رو سے اس حقیقت کی پوری معرفت ہمیں حاصل نہیں ہو جاتی کہ ہمیں تمام بنی نوع انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی نشوونما کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور ہمیں ہر قوم ہر رنگ اور ہر نسل کے لوگوں کا خادم بنایا گیا ہے۔ ہمیں نہ صرف خود تمام بنی نوع انسان کا خادم بننا ہے بلکہ ہر انسان کو تمام دوسرے بنی نوع انسان کا خادم بنانا ہے۔ جس وقت تکمیل اشاعتِ ہدایت کی خدائی بشارتیں پوری ہوں گی تو ہمارے ذریعہ سے ہر دل میں توحید کی عظمت کا جھنڈا اور محمد رسول اللہ کی محبت و پیار کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا اس وقت کوئی بھی کسی کا مخدوم نہ ہوگا بلکہ ہر انسان دوسرے انسان کا خادم ہوگا۔ ان بشارتوں کے پورا ہونے کے لئے ہمیں اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے رفیع الشان مقام کی معرفت سے بہرہ ور ہونا ہوگا اور اپنی انتہائی کوشش کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف کر دینا ہوگا۔

حضور کا یہ پُر معارف اور بصیرت افروز خطاب پون گھنٹہ تک جاری رہا جس کے دوران حضور نے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے رفیع الشان مقام کی ماہیت اور اس کے عملی تقاضوں پر نہایت ہی رُوح پرور اور مسحور کُن انداز میں روشنی ڈالی

انصار اللہ کا یہ بابرکت اجتماع تین روز جاری رہے گا انشاء اللہ العزیز حضور اس میں شریک انصار کو اختتامی خطاب سے بھی نوازیں گے۔

# اخبارِ احمدیہ

بقیہ صفحہ اوّل

اور انہیں توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کر سکیں اور ہر قسم کی ذمہ داریاں چوکس اور بیدار رہ کر ادا کر سکیں۔ آخر میں حضور نے ایک اور ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا روٹی پکانے کی مشینیں منگوانے سے روٹی تیار ہونے کا مسئلہ ایک حد تک حل ہوا ہے ان مشینوں پر روٹیاں تو پک جاتی ہیں لیکن ان میں ابھی پیڑے بنانے کا انتظام نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جلسہ پر حسب ضرورت پیڑے بنانے والے میسر نہ آ سکیں اس لئے جماعت کے مردوں اور عورتوں کو پیڑے بنانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے تاکہ نانبائیوں کی کمی ہمارے جلسہ میں رخنہ انداز نہ ہو سکے انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کے سلسلہ میں جو اسی روز سے شروع ہو رہے تھے حضور نے احباب کو قرآنی ہدایت کے بموجب اجتماع کے ایام میں بکثرت تسبیح و تحمید کرنے نیز استغفار اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کرنے کی طرف توجہ دلائی حضور نے فرمایا وہ سب اوراد جن کی جماعت میں تحریک کی گئی تھی ان ایام میں بھی کثرت سے کرنے چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی حملوں کے شر سے محفوظ رکھتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے مقبول قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔

انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کی وجہ سے جو اسی روز سہ پہر شروع ہو رہے تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کر کے پڑھائی۔


## ضروری اعلان

الفضل کے ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر آئندہ کسی ایجنٹ صاحب کی طرف سے بلوں کی رقم ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک دفتر الفضل یا خزانہ میں جمع نہیں ہوگی تو دفتر ۲۶ تاریخ سے ان کے بنڈل کی ترسیل بند کر دینے پر مجبور ہوگا

(مینیجر الفضل ربوہ)


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴